!منشیات کا استعمال اسلام کی نظر میں

محمد صدرِ عالم قادری مصباحی 04/05/2017

دورِ حاضر کا سب سے بڑا اور عظیم ترین المیہ منشیات جنہوں نے زندگی کو مفلوج کر دیا ہے۔ نشوں کے رسیاء اپنی جان کے دشمن اور اپنے رب کریم کے ایسے ناشکر گزار بندے ہوتے ہیں جو اس کی عطا کردہ زندگی کی قدر کرنے کے بجائے اُسے برباد کرنے پر تلے رہتے ہیں اور منشیات فروش ملک وملت کے وہ دشمن ہیں جو نوجوان نسلوں کو تباہ کر کے ملک وملت کی بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ انہوں نے صرف چند سکوں کی خاطر ایسے شگوفوں کو شاخوں سے توڑ کر گندگی کے ڈھیر پر رکھ دیا جنہیں کشت حیات میں قاصد بہار بننا تھا۔ بلاشبہ ہمارے معاشرے میں منشیات نے اغیار کی سازشوں سے راہ پائی ہے۔ لیکن اس سلسلے میں ملک دشمن عناصر کا بھی عمل دخل ہے۔ ان بیرونی اور اندرونی دشمنوں کا مدعا صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو جسمانی اور ذہنی طور پر اس قدر کھوکھلا کر دیا جائے کہ وہ دنیا میں اپنا متحرک وفعّال کردار اَدا کرنے کے قابل نہ رہیں۔ یہ طاقتیں اہلِ چین کے ساتھ بھی یہ ہتھکنڈا آزما چکی ہیں اور انہیں سالہا سال افیون کا عادی بنا کر ترقی کی دوڑ میں پسماندہ بنانے کی مذموم کوشش کر چکی ہے۔

کتنی اذیت ناک بات ہے کہ سگریٹ، شراب، افیون، ہیروئن اور نشہ آور ادویات کی مخالفت تو سب کرتے ہیں مگر اُن لعنتوں کا سدِّباب کرنے میں مخلص کوئی نہیں۔ حد یہ ہے کہ سگریٹ قانوناً جائز ہے اور جابجا دھڑلے سے فروخت بھی کی جارہی ہے، لیکن اخلاق و قانون کا مذاق اس طرح اُڑایا جارہا ہے کہ سگریٹ کے ڈبّے پر اس کے مضر اثرات کا اعلان بھی ساتھ ہی چھاپا جاتا ہے۔ یہ منافقت ذرائع ابلاغ، حکومت اور اخلاق سدھار اِداروں کے منہ پر طمانچے سے کم نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ قوم، فکری، روحانی اور جسمانی اعتبار سے مفلس ہوتی جارہی ہے۔ نشہ آور چیزوں کے رسیاء عموماً وہ نوجوان ہوتے ہیں جنہیں ابھی زندگی کے تجربات نہیں ہوتے۔ ۔ جو اتنا بھی نہیں جانتے کہ زندگی اور موت کے درمیان کتنا کم فاصلہ ہے۔ وہ موت سے قبل اپنے آپ کو زندہ درگور کر لیتے ہیں

ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں مسلم معاشرہ جن بڑی بڑی برائیوں کی آماجگاہ بن چکا ہے اُن میں شراب جیسی اُم الخبائث بیماری کو بڑی ترقی حاصل ہے۔ انگریزوں نے خاص طور سے ہر اس چیز کو جو انسانیت سوز اور بے حیائی کو فروغ دینے والی ہو اس کو پھیلانے میں خوب دلچسپی لی اور آج بھی لے رہے ہیں۔ شراب جس کی برائی اور نقصانات کا اعتراف اہلِ یورپ کو بھی ہے لیکن وہ اس خرابی کو ہزار کوشش کے بعد بھی دور نہ کر سکے اس لئے صرف یہی نہیں کہ اس کو کھلی چھوٹ دے دی ہے بلکہ اس کے فروغ میں بھرپور توجہ دی جارہی ہے۔ منشیات کے استعمال کی بنیادی وجہ دین سے دوری، نشہ آور اشیاء کے استعمال کے نقصانات اور وعیدوں سے بے خبری ہے۔ حالات کا جبر، بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور روز افزوں مہنگائی بھی اس کا باعث بن رہی ہے۔

آج کے دور میں نوجوان نسل حتیٰ کہ لڑکیوں میں بھی شیشہ کا استعمال ایک فیشن بن کر رہ گیا ہے جگہ جگہ شیشہ کلب کھل گئے ہیں اور صرف منشیات کا استعمال ہی نہیں بلکہ دیگر بہت سی خرابیوں اور قباحتوں کے گڑھ بھی ہیں۔ یاد رہے کہ جب تک منشیات کے استعمال کو رواج اور بڑھاوا دینے والے اسباب کا خاتمہ نہیں کیا جاتا ہے اس وقت تک اس مسئلے کو کنڑول نہیں کیا جاسکتا اور اسی طرح اگر حکومت کی طرف سے اس معاملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کیا بھی جائے اور اس کے اصل اسباب کے تدارک کا اہتمام بھی ہو تب بھی جب تک زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والوں بالخصوص علماء کرام اور منبر و محراب کی طرف سے منشیات کی روک تھام کے لئے سنجیدہ کردار ادا کرنے پر زور نہیں دیا جاتا اس وقت تک اسے کسی طور پر کنڑول نہیں کیا جاسکتا۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ صرف حکومت نہیں بلکہ تمام طبقات بالخصوص میڈیا اور منبر و محراب منشیات کے استعمال کے رجحانات کو کنڑول کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اس سلسلے میں ذیل میں قرآن وحدیث کی روشنی میں منشیات کے حوالے سے اسلامی احکامات اور اس کی مضرتوں کو بیان کیا جارہا ہے تاکہ اہل ایمان پڑھیں اور عبرت حاصل کریں ۔

شراب قرآن کی روشنی میں :   شراب کو عربی زبان میں خمر کہتے ہیں۔ خمر کے لفظی معنٰی ڈھکنا، چھپانا کے ہیں اسی لئے دوپٹا کو خمار کہتے ہیں کہ وہ سر کو ڈھک لیتا ہے۔ اور شراب کو خمر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ ایک حدیث شریف میں آیا۔ اَلْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلُ (مشکوۃ) خمر وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ شراب کی حرمت آیات قرآنی اور احادیث نبویہ سے بخوبی ثابت ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ۔ (متفق علیہ) ہر پینے والی چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے۔ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ الخ (رواہ مسلم) ہر نشہ لانے والی چیز خمر (یعنی شراب) ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

: اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے

اے محبوب ﷺ) تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔ اور لوگوں کا کچھ دنیوی)(1) (2 نفع بھی، لیکن ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔ (سورۂ بقرہ: آیت 219، پ

شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے بھی بعض سلیم الطبع لوگ اس سے بچتے تھے۔ جیسا کہ حضرت صدیق اکبر، حضرت عثمان غنی اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں مروی ہے..... ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق اور حضرت معاذ بن جبل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! ہمیں شراب کے متعلق حکم دیجئے۔ کیونکہ یہ عقل زائل کرنے والی اور مال کو برباد کرنے والی ہے۔ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں شراب اور جوئے کے صرف گناہ یا نقصان دہ ہونے کا ذکر ہے اس سے بچنے کا صریح حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر بعض حضرات نے یہ سوچ کر کہ جب شراب اثم (گناہ) ہے تو اُسے ترک کر دیا۔ لیکن بعض لوگ جو اس کے بڑے پکے عادی تھے استعمال کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں نماز بھی پڑھ لیتے۔ کیونکہ شراب پی کر پڑھنے نہ پڑھنے کا کوئی صریح حکم اب تک

نازل نہیں ہوا تھا۔ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے شراب پی کر نماز پڑھی۔اور امام نے سورہ ''کافرون'' کی تلاوت کی اور اس میں سے دو جگہ لا کو حذف کرتے گئے۔ جس کی وجہ سے معنی بالکل اُلٹ گیا۔ تو اسوقت حکم نازل ہوا۔

ترجمہ: اے ایمان والوں! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے (2)
سمجھو۔(کنزالایمان،النساء4،43،پ 5)

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے عام طور پر نماز کے اوقات میں شراب پینا ترک کر دیا۔ پھر ایک دن محفل میں جب شراب کا دور چلا حاضرین کو نشہ چڑھا تو اپنے اپنے قبیلوں کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملانے لگے۔ کسی نے انصار کی ہجو میں شعر کہہ دیا۔اس پر ایک انصار نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی ان کے سر پر مار کر سر پھوڑ دیا۔ بارگاہ رسالت میں اس کی شکایت پیش کی گئی ۔تو اب حضرت عمرؓ نے التجا کی کہ اے اللہ شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما، تو یہ آیات نازل ہوئیں
۔'' ۔''انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس الخ

اے ایمان والوں شراب اور جوا اور بت اور پانسے (ہار جیت) کے تیر) ناپاک ہی ہیں۔ شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ فلاح (3) پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے۔ شراب اور جوے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے (ترجمہ: کنزالایمان، المائدہ، آیت 90،91) یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا انتھینا انتھینا۔ یعنی ہم باز آئے، ہم باز آئے۔

اس آیت کریمہ میں شراب اور جوئے کے بُرے نتائج اور وبال بیان فرما کر شراب اور جوئے سے بچنے کا صاف اور صریح حکم ارشاد فرمایا گیا۔ عرب میں شراب کا چونکہ عام رواج تھا۔ گنتی کے چند آدمیوں کے علاوہ سبھی اس کے متوالے تھے۔ شراب، جواَن گنت جسمانی اور روحانی بیماریوں کا سبب، اخلاقی اور معاشی خرابیوں کی جڑ، اور فتنہ وفسا کی علت ہے۔ اسلام کی پاکیزہ نظام حیات میں اس کی کیونکر گنجائش ہوسکتی تھی۔ لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُسے قطعی حرام قرار دیا۔ لیکن حرمت کا حکم آہستہ آہستہ اور تدریجاً نازل ہوا تاکہ لوگوں کو اس پر عمل کرنا آسان ہو۔ چنانچہ سورۂ بقرہ میں تو اتنے پر اکتفا کیا گیا کہ فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما (شراب اور جوئے میں بڑا گناہ ہے۔ اور لوگوں کا کچھ دنیوی نفع بھی، لیکن ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑھ کر ہے) اس کے کچھ عرصہ بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ۔ کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھا کرو۔ یہ آیات اس آخری اور صریح حکم کا پیش خیمہ تھی۔ اگرچہ شراب کی حرمت کا صراحۃً ان میں ذکر نہ تھا۔ لیکن سلیم الطبع اشخاص نے اس وقت ہی سے شراب چھوڑ دی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ الٰہی میں اس کی قطعی حرمت کے لئے التجائیں بھی کیں۔ اسی اثناء میں چند ایسے واقعات بھی رونما ہوئے جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا ہے جن سے شراب پینے کے نقصانات کا صحابہ کرام کو زیادہ سے زیادہ احساس ہونے لگا تھا۔ اور ایمان میں بھی پختگی بڑھ گئی۔

نیز اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی عادت طبیعت میں رچ بس گئی تو صریح حرمت کی آیات کا نزول ہوا۔ اب حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرمت کے اس اوصاف اور صریح حکم کے بعد ایک خادم کو حکم دیا کہ مدینے ک گلی کوچوں میں پھر کر بلند آواز سے اس حکم کا اعلان کردو۔ جب وہ منادی اعلان کرنے لگا اور کہنا شروع کیا۔ الااِنّ الخمر قد حُرّمتْ..... (آگاہ ہو جاؤ! شراب بلاشبہ حرام قرار دی گئی، سن لو شراب قطعی حرام کردی گئی) تو اس وقت کئی جگہ شراب کی محفلیں آراستہ تھیں۔ بادہ نوش جمع تھے۔ پیالے گردش میں تھے۔ جوں ہی کان میں ھل انتم منتھون0 کی آواز پہونچی۔ (یعنی کیا اب تم باز آئے) ہاتھوں پر رکھے ہوئے شراب کے پیالے زمین پر پٹک دیئے گئے۔ ہونٹو سے لگے ہوئے جام خود بخود الگ ہوگئے۔ جام وسبو توڑ دیئے گئے۔ مشکوں اور مٹکوں میں بھری ہوئی شراب انڈیل دی گئی۔ وہ چیز جو اُنہیں از حد عزیز تھی اب گندے پانی کی طرح گلیوں میں بہ رہی تھی۔ حضور رحمت عالم، فیض مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کے جذبے نے صحابہ کرام کے دلوں میں

ایسا گھر کر لیا تھا کہ اس کے بعد کسی صحابی نے شراب پینے کی خواہش کا اظہار تک نہ کیا۔ قرآن کی اثر آفرینی، حضور کے فیض تربیت، صحابہؓ کرام کی کامل ترین اطاعت و فرماں برداری اور اسلام کی انقلاب آفریں قوت کا یہ وہ بے نظیر مظاہرہ ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں پیش کی جاسکتی۔ مذکورہ بالا آیات میں مقصود تو شراب اور جوا کی حرمت بیان کرنا ہے لیکن انصاب و ازلام (بتوں اور جوئے کے تیروں) کو اس کے ساتھ ذکر کر کے ان کی قباحت کو اور زیادہ واضح کر دیا۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظم نے اس کے بعد فرمایا۔ اے (شراب تیرا ذکر تو جوئے اور انصاب و ازلام کے ساتھ ملا کر کیا گیا بُعداً لک ؤسُحقًا۔ تو دور ہو، تیرا ستیاناس ہو۔ (ضیاء القرآن

شراب حدیث کی روشنی میں: شراب کو حضور نبی اکرم، نور مجسم، سید عالم، شافع اُمم ﷺ نے اُم الخبائث، یعنی تمام گناہوں کی جڑ اور بعض روایات میں مفتاح الذنوب یعنی گناہوں کی کنجی فرمایا گیا۔ قرآن مجید کے ساتھ حدیثوں میں بھی بکثرت اس کی حُرمت ۔ ومذمت کا ذکر آیا ہے..... ذیل میں اس سلسلے کی چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شراب پی لے گا چالیس دن تک اس کی نماز قبول (1) نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر اگر دوبارہ اس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا..... پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ شراب پی لی تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی..... لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر اگر اس نے چوتھی مرتبہ شراب پی لی تو پھر چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ لیکن اس کے بعد اگر اس نے توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اور قیامت کے دن اس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نہر میں سے پلایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ، ص ۳۱۷، بحوالہ ترمذی (وغیرہ

(2)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نے چند یتیموں کے لئے شراب خریدی ہے جو میری پرورش میں ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ شراب کو بہادو، اور مٹکوں کو توڑ ڈالو، (مشکوٰۃ، ص318، ترمذی)

(3)حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہونگے۔ (1) دائمی طور پر شراب پینے والا (2) رشتہ داریوں کو کاٹنے والا (3) جادو کی تصدیق کرنے والا، اور بعض روایتوں میں ہے وہ جنت کی خوشبو نہ پائیں گے۔ (مشکوٰۃ، ص318، مسند امام احمد) (4) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (1) شراب نچوڑنے والے پر (2) شراب نچوڑوانے والے پر (3) شراب پینے والے پر (4) شراب اُٹھانے والے پر (5) اس پر جس کی طرف سے شراب اُٹھا کر لے جائی گئی (6) شراب پلانے والے پر (7) شراب بیچنے والے پر (8) شراب کی قیمت کھانے والے پر (9) شراب خریدنے والے پر (10) اس پر جس کے لئے شراب خریدی گئی ہو۔ (مشکوٰۃ ص:242، ترمذی و ابن ماجہ)

(5)حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مُسکر (نشہ لانے والی) اور مفتر (یعنی اعضاء کو سست کرنے والی، حواس کو کندہ کرنے والی چیز مثلاً افیون، بھنگ وغیرہ) سے منع فرمایا (ابوداؤد)

(6)حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قسم ہے میرے عزت کی جو بندہ شراب ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا۔ اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا میں اس کو مقدس حوض سے پلاؤں گا۔ (امام احمد)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ میری اُمت میں کچھ لوگ شراب(7) پیئں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور لیں گے (اسے پی کر ایسی رنگ رلیاں مچائیں گے کہ)ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے۔اور گانے والیاں گائیں گی۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، اور ان میں کے کچھ لوگ بندر اور سور بنا دیئے (جائیں گے۔(ابن ماجہ

اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو طرح طرح کے نئے ناموں سے شراب پیتے ہیں۔ محض نام بدلنے سے چیز کی حقیقت نہیں بدلتی۔ لہٰذا شراب چاہے جس شکل میں اور جس نام سے بھی پی جائے حرام ہی رہے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان زائل ہو جاتا ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ(8) (:جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ا

جوا اور شراب تو بنص قرآن نماز سے غافل کرنے والے ہیں۔ اس لئے وہ بدرجۂ اولیٰ حرام ہیں۔ ان کے علاوہ جو بھی عمل نماز سے غافل کرے، روکے یا غفلت میں ڈالے اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اس میں وہ تیز تمبا کو اور حقہ وغیرہ بھی شامل ہے جس کے استعمال سے حواس میں ایسا اختلال پیدا ہو جاتا ہے کہ نماز پڑھنی مشکل ہو۔

تاڑی: شراب اور تاڑی کا پینا، اس کی تجارت اور اس کو کھانے یا لگانے کی دواؤں میں ملانا بھی حرام ہے۔ اور شراب و تاڑی دونوں ناپاک ہیں۔ اگر یہ بدن اور کپڑوں پر لگ جائیں تو بدن اور کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ اور اگر ایک قطرہ شراب یا تاڑی کا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ اور کنویں کا کل پانی نکال کر کنویں کو پاک کرنا ضروری ہو گا۔ یہی حکم شراب اور تاڑی کے ڈول کا بھی ہے۔

شراب کے 10 نقصانات: شراب کی وجہ سے انسان کے اخلاق تو تباہ ہوتے ہی ہیں۔ ساتھ میں معاشرے پر بھی اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں: ☆شراب کی وجہ سے جرائم کی شرح حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے ☆شرابی کو اپنے پرائے کی تمیز نہیں رہتی ☆شرابی والدین کے بچوں پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں ☆شراب بندے کی عقل میں فتور ڈال دیتی ہے ☆شراب مال کو ضائع اور برباد کرتی اور تنگ دستی کا سبب بنتی ہے ☆شراب کھانے کی لذت اور درست کلام سے محروم کر دیتی ہے ☆شراب ہر برائی کی کنجی ہے اور شرابی کو بہت سے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے ☆ یہ شرابی کو بدکاروں کی مجلس میں لے جاتی ہے، اپنی بدبو سے اُس کے کاتب فرشتوں کو ایذا دیتی ہے ☆ یہ شرابی پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتی ہے، 40 دن تک اس کا کوئی عمل اوپر پہنچتا ہے نہ دعا ☆ یہ شرابی کی جان اور ایمان کو خطرے میں ڈال دیتی ہے۔ اس لئے مرتے وقت ایمان چھن جانے کا خدشہ رہتا ہے۔

شرابی کی دنیا میں سزا: شراب نوشی، شرابی پر 80 کوڑے واجب کر دیتی ہے لہٰذا اگر وہ دنیا میں اس سزا سے بچ بھی گیا تو آخرت میں مخلوق کے سامنے کوڑے مارے جائیں گے۔

شرابی کی قبر میں سزا: قبر میں شرابی کا چہرہ قبلہ سے پھر جاتا ہے۔ اس پر دو سانپ مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (شرح الصدور، ص 172)

شرابی کی آخرت میں سزا: شرابی بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا، زبان سینے پر لٹک رہی ہوگی، تھوک بہ رہا ہوگا اور ہر دیکھنے والا اس سے نفرت کرے گا۔(الکامل فی ضعفاء الرجال، 2، 502)☆آگ کی سولی پر لٹکایا جائے گا، پیاس لگنے پر کبھی بدبودار پسینہ تو کبھی کھولتا پانی پلایا جائے گا، کھانے کو کانٹے دار درخت ہوں گے، پاؤں میں آگ کی جوتیاں پہننے کی وجہ سے دِماغ کھولنے لگے گا یہاں تک کہ ناک اور کان کے راستے بہ جائے گا۔☆شرابی جہنم میں فرعون وہامان کا پڑوسی ہوگا۔(نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص22تا31ملخصاً)

مذکورہ آیات کریمہ واحادیث طیبہ سے شراب کی حرمت اور شرابی کی سزا واضح طور پر ثابت ہوئی اس لئے ہمارے جو مسلمان بھائی اس مذموم فعل میں مبتلاء ہیں انہیں درس عبرت حاصل کرنا چاہیئے اور اس اُم الخبائث بیماری سے اپنے اور اپنے مسلمان بھائیوں کو مکمل طور سے دور رہنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ منشیات کے اس برے مرض سے پوری اُمت مسلمہ کو اپنے محبوب علیہ السلام کے صدقے میں بچنے کی توفیق عطا فرما۔آمین